بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز ہفتہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶ | ۲۹ رجب ۱۳۹۲ھ، ۹ تبوک ۱۳۵۱ ہش، ۹ ستمبر ۱۹۷۲ء | نمبر ۲۰۶

اخبار احمدیہ

ربوہ ۸ ۔ تبوک ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تاحال ایبٹ آباد میں قیام فرما ہیں۔ حضور کی صحت کے بارے میں ۷ تبوک کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت و عافیت کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ میں یوم دفاع کی تقریب

ربوہ ۸ ۔ تبوک ۔ ربوہ میں ۶ ستمبر کو یوم دفاع کی تقریب نہایت درجہ احترام و عقیدت سے منائی گئی۔ تمام مقامی اداروں اور دفاتر میں تعطیل رہی۔ نماز فجر کے بعد جملہ مساجد میں پاکستان کی حفاظت و استحکام کے لئے خصوصی دعائیں کی گئیں۔ بلدیہ ربوہ اور دیگر عمارات پر پاکستانی پرچم لہرایا گیا۔

احباب نے شہداء کے قبرستان میں لفٹیننٹ جنرل اختر حسین ملک، میجر منیر شہید، کیپٹن نذیر شہید اور دیگر شہداء کی قبروں پر دعائیں کیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو دفاعِ پاکستان کے سلسلے میں اپنی ذمہ داریوں کو پوری طرح ادا کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین

امراء کرام اور صدر صاحبان توجہ فرمائیں

واقفین وقف عارضی کا تقرر بعض دفعہ دور دراز کے علاقوں میں ہوتا ہے۔ ایسی جماعتوں کے امراء اور صدر صاحبان کے فرائض میں یہ امر داخل ہے کہ واقفین کے جملہ افرادِ جماعت تک پہنچنے اور ان سے تعارف کرانے کا انتظام فرما دیا کریں۔ تا واقفین کو تعلیم قرآن اور تربیت جماعت کا پورا موقعہ مل سکے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن)

نمائندگان شوریٰ کا انتخاب

قائدین مجالس شوریٰ سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے نمائندگان کا انتخاب کر کے فوری طور پر مرکز میں ارسال کریں۔

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اگر خدا ہمیں نابود نہ کرنا چاہے تو ہم کسی سے نابود نہیں ہو سکتے

لیکن اگر وہی ہمارا دشمن ہو جائے، تو کوئی ہمیں پناہ نہیں دے سکتا

"اے میرے دوستو! جو میرے سلسلۂ بیعت میں داخل ہو۔ خدا ہمیں اور تمہیں ان باتوں کی توفیق دے جن سے وہ راضی ہو جائے۔ آج تم تھوڑے ہو اور تحقیر کی نظر سے دیکھے گئے ہو اور ایک ابتلاء کا وقت تم پر ہے۔ اسی سنت اللہ کے موافق جو قدیم سے جاری ہے۔ ہر ایک طرف سے کوشش ہوگی کہ تم ٹھوکر کھاؤ اور تم ہر طرح سے ستائے جاؤ گے اور طرح طرح کی باتیں تمہیں سننی پڑیں گی، اور ہر یک جو تمہیں زبان یا ہاتھ سے دکھ دے گا، وہ خیال کرے گا کہ اسلام کی حمایت کر رہا ہے۔ اور کچھ آسمانی ابتلاء بھی تم پر آئیں گے تا تم ہر طرح سے آزمائے جاؤ۔ سو تم اس وقت سن رکھو کہ تمہارے فتحمند اور غالب ہو جانے کی یہ راہ نہیں کہ تم اپنی خشک منطق سے کام لو، یا تمسخر کے مقابل پر تمسخر کی باتیں کرو۔ یا گالی کے مقابل پر گالی دو۔ کیونکہ اگر تم نے یہی باتیں اختیار کیں تو تمہارے دل سخت ہو جائیں گے اور تم میں صرف باتیں ہی باتیں ہوں گی جن سے خدا تعالیٰ نفرت کرتا ہے اور کراہت کی نظر سے دیکھتا ہے۔ سو تم ایسا نہ کرو کہ اپنے پر دو لعنتیں جمع کر لو، ایک خلقت کی، اور دوسری خدا کی بھی۔

یقیناً یاد رکھو کہ لوگوں کی لعنت اگر خدا تعالیٰ کی لعنت ساتھ نہ ہو کچھ بھی چیز نہیں۔ اگر خدا ہمیں نابود نہ کرنا چاہے تو ہم کسی سے نابود نہیں ہو سکتے۔ لیکن اگر وہی ہمارا دشمن ہو جائے تو کوئی ہمیں پناہ نہیں دے سکتا۔ ہم کیونکر خدا تعالیٰ کو راضی کریں اور کیونکر وہ ہمارے ساتھ ہو۔ اس کا اس نے مجھے بار بار یہی جواب دیا کہ تقویٰ سے۔ سو اے میرے پیارے بھائیو! کوشش کرو تا متقی بن جاؤ۔ بغیر عمل کے سب باتیں ہیچ ہیں اور بغیر اخلاص کے کوئی عمل مقبول نہیں۔ سو تقویٰ یہی ہے کہ ان تمام نقصانوں سے بچ کر خدا تعالیٰ کی طرف قدم اٹھاؤ۔ اور پرہیزگاری کی باریک راہوں کی رعایت رکھو۔"

(ازالہ اوہام حصہ دوم صفحہ ۵۴۶، ۵۴۷)

پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ، قائم مقام ایڈیٹر: شیخ خورشید احمد۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۹ تبوک ۱۳۵۱ھش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امیر اور غریب کے درمیان کشمکش

دورِ حاضرہ میں روٹی اور بھوک کے مسئلے نے غیر معمولی اہمیت حاصل کر لی ہے۔ سرمایہ دارانہ نظام کی وجہ سے پیدا شدہ خرابیوں اور نقائص کے ردِ عمل کے طور پر سوشلزم اور اشتراکیت نے دنیا میں جو انقلاب بپا کئے ان کی سب سے بڑی اور اہم وجہ بھی یہی روٹی اور بھوک کا مسئلہ ہی تھا۔ امیر امیر تر ہوتے چلے گئے اور غریب غریب تر۔ امراء کے پاس اتنی دولت جمع ہو گئی کہ ان کے پاس اس کا کوئی معقول مصرف نہ رہا جس کی وجہ سے وہ عیش و عشرت میں غرق ہو گئے اور غرباء روٹی ٹکے کے لئے محتاج ہو گئے۔ ان دونوں طبقوں کے درمیان بُعد اور منافرت نے بڑھتے بڑھتے یہ صورت اختیار کر لی کہ وہ ایک دوسرے کے جانی دشمن ہو گئے۔ اگر امراء نے سرمایہ داری کے نظام کو اپنی حفاظت کا ضامن سمجھا تو اس کے بالمقابل غرباء سوشلزم اور اشتراکیت کے جھنڈے تلے جمع ہو کر امیروں کے خلاف صف آراء ہو گئے۔ اور جہاں جہاں انہیں موقع ملا انہوں نے سرمایہ دارانہ نظام کا تختہ الٹ کر رکھ دیا اور خود برسرِ اقتدار ہو کر امراء کو ظلم و ستم کا نشانہ بنانے لگے۔ سرمایہ دارانہ نظام پہلے تو اشتراکیت وغیرہ تحریکوں کو کوئی اہمیت دینے کے لئے تیار نہ تھا۔ لیکن جب مختلف ممالک میں اشتراکیت کے نام پر خونی انقلاب بپا ہونے لگے اور مزدور لیڈروں نے عنانِ حکومت خود سنبھال لی تو پھر سرمایہ دارانہ نظام کو بھی کچھ ہوش آیا اور اس نے بھی غرباء کی اہمیت کو اور ان کی ضرورتوں اور تقاضوں کو محسوس کرتے ہوئے (نیم دلی سے ہی سہی) ان کی فلاح و بہبود کے لئے مختلف اقدام شروع کر دیئے تاکہ وہ غرباء کے قہر و غضب سے بچ سکیں۔

ان دونوں نظاموں کا اگر بغور تجزیہ کیا جائے اور انہوں نے برسرِ اقتدار آ کر ایک دوسرے کے خلاف ظلم و ستم کی جو کارروائیاں کیں ان کا مطالعہ کیا جائے تو صاف معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ دونوں ہی توازن اعتدال اور معقولیت کے دامن کو چھوڑ بیٹھے اور انصاف کے تقاضوں کو پورا نہ کر سکے۔ آتشِ انتقام کی وجہ سے انہوں نے ایک دوسرے کو ظلم و ستم اور قتل و غارت کا نشانہ بنایا اور بہت سے بے گناہ لوگ بھی اس کی لپیٹ میں آ کر تباہ و برباد ہو گئے۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ یہ دونوں نظام انسان کے اپنے بنائے ہوئے ہیں اور وہ اس آسمانی راہ نمائی سے محروم ہیں جو انسان کو صراطِ مستقیم اور جادہ اعتدال پر قائم رکھ سکتی ہے۔ اسلام نے دولت کے ارتکاز اور غرباء کی فلاح و بہبودی کے لئے جو ہدایات دی ہیں۔ اور جن پر رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین نے عمل بھی کر کے دکھا دیا۔ وہ ایسی جامع اور مکمل ہیں کہ ان پر عمل کرنے سے ہم موجودہ سرمایہ دارانہ نظام کی پیدا کردہ تمام خرابیوں سے بھی بچ سکتے ہیں اور اشتراکی نظام غرباء اور مزدوری کو جو حقوق دینا چاہتا ہے اس سے بہت زیادہ اور بہتر حقوق بھی انہیں دے سکتے ہیں۔ ایک حد تک اس کا عملی مظاہرہ اسلام کے دورِ اوّل میں کیا جا چکا ہے۔ اور موجودہ دور میں بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بشارات کے ماتحت اسلام کی نشاۃ ثانیہ اور اس کے غلبہ کے مبارک دور میں پھر انشاء اللہ دنیا دیکھے گی کہ کس طرح اسلام امیر اور غریب دونوں کے حقوق کا تحفظ کرتا ہے اور انہیں ہر طرح کی بے اعتدالی اور بے انصافی سے بچا کر دینی اور دنیوی نعماء سے متمتع کرتا ہے۔

اسلامی نظام کس طرح بنی نوع انسان کے ہر طبقہ کے حقوق کی بہترین حفاظت کرتا ہے۔ یہ ایک وسیع مضمون ہے سر دست ہم جو کچھ کہنا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ اسلام نے غرباء کے حقوق کے تحفظ اور ہر طرح سے ان کا خیال رکھنے کا تاکیدی حکم دیا ہے اور ہمارے ہیں جو تفصیلی ہدایات دی ہیں اگر ان پر خلوص نیت سے عمل کیا جائے تو روٹی اور بھوک کا مسئلہ ایسے رنگ میں حل ہو سکتا ہے کہ غریب اور امیر کے درمیان موجودہ منافرت خود بخود دور ہو جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بطور خاص جماعت کو یہ تحریک فرما رکھی ہے کہ وہ یتیموں مسکینوں اور اسیروں کو کھانا کھلائے اور ان کی ضروریات کا خیال رکھیں۔

قرآن مجید کا نقطہ نظر یہ ہے کہ امراء کے اموال میں بطور حق غرباء کا حصہ موجود ہے لہٰذا یہ حصہ بہر حال انہیں ملنا چاہیئے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ امراء کے اموال کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے

وفی اموالھم حق للسائل والمحروم (الذٰریٰت)

یعنی امراء کے اموال میں ان لوگوں کا بھی حق شامل ہے جو غربت کی وجہ سے مانگنے پر مجبور ہیں۔ اور وہ بھی اس حق میں شامل ہیں جو مدد کے مستحق ہیں لیکن وہ خود مانگ نہیں سکتے یعنی بے زبان جانور یا ایسے لوگ جو مانگنے کو اپنے لئے باعث ذلت سمجھتے ہیں مگر درحقیقت وہ مدد کے مستحق ہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:۔

وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِينًا وَّيَتِيمًا وَّاَسِيرًا ○ اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُورًا ○ اِنَّا نَخَافُ مِنْ رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوسًا قَمْطَرِيرًا ○ فَوَقٰهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقّٰهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُورًا ○ (الدھر)

ان آیات کی تشریح کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

" ان آیات میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہمارے اس حکم کو سن کر ہمارے نیک بندے۔ ہماری رضا کے متلاشی بندے۔ ہمارے قرب کے خواہاں بندے اس طرح عمل کرتے ہیں ویطعمون الطعام علیٰ حبہ کہ وہ ہماری محبت کی خاطر اور ہماری خوشنودی کے حصول کے لئے کھانا کھلاتے ہیں کسی کو؟ مسکین کو یتیم کو اسیر کو۔

عربی زبان میں مسکین کے معنے ہیں ایسا شخص جس کے پاس اتنا مال نہ ہو کہ وہ بخوبی گزارہ کر سکے اور اس کا گھرانہ اس روپے سے پرورش پا سکے اور یتیم کے معنے ہیں ایسا شخص جس کا والد یا مربی نہ ہو اور ابھی اپنے پاؤں پر کھڑا نہیں ہو سکتا۔ اور اسیر کے لفظی معنے تو قیدی کے ہیں لیکن اس کے یہ معنے بھی کئے جا سکتے ہیں کہ وہ شخص جو اپنے حالات سے مجبور ہو کر بطور قیدی کے ہو جائے۔

پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جن لوگوں کو پوری غذا میسر نہیں اور ان کو ضرورت ہے کہ ان کی مدد کی جائے جس کے بغیر وہ اپنی ضرورتوں کو پورا نہیں کر سکتے ان لوگوں کو ہمارے ابرار بندے کھانا کھلاتے ہیں اور کھانا کھلاتے ہوئے ان کے دل کی یہ کیفیت ہوتی ہے کہ وہ زبان حال سے یہ کہہ رہے ہوتے ہیں اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ۔ کہ ہم خدا کی توجہ کو اپنی طرف کھینچنے کے لئے اور اس کی عنایات کو حاصل کرنے کے لئے تمہیں کھانا کھلا رہے ہیں۔ اور لَا نُرِيدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُورًا ○ ہم اس نیت سے تمہیں نہیں کھلا رہے کہ کبھی تم ہمیں اس کا بدلہ دو اور نہ یہ کہ تم ہمارا شکریہ ادا کرو۔ ہم تم سے کچھ نہیں چاہتے۔ نہ بدلہ چاہتے ہیں نہ ہی شکریہ کے خواہاں ہیں ہم محض یہ چاہتے ہیں کہ ہمارا رب ہم سے خوش ہو جائے۔

اِنَّا نَخَافُ مِنْ رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوسًا قَمْطَرِيرًا ○ پھر وہ کہتے ہیں کہ ہم ڈرتے ہیں اس دن سے جس میں خوف کے مارے تیوریاں چڑھی ہوئی ہوں گی اور لوگوں کو گھبراہٹ لاحق ہوگی۔ (یہ دن قیامت کا ہے اور کبھی ایسا دن اس دنیا میں بھی آ جاتا ہے) کہ کہیں ہم بھی اس دن خدا کے عذاب اور اس کے قہر کا مورد نہ بن جائیں۔ اسی لئے ہم یہ نیک کام بجا لا رہے ہیں۔

"اس دنیا میں" کے الفاظ میں نے اس لئے کہے ہیں کہ بھوک کا مسئلہ ایک ایسا مسئلہ ہے جس کی طرف جب قومیں توجہ نہیں دیتیں تو ان قوموں میں بڑے بڑے انقلاب بپا ہو جاتے ہیں، جیسے کہ روس میں ریوولیوشن (REVOLUTION) (انقلاب) اور دوسرے بہت سے ممالک میں انقلاب اسی لئے بپا ہوئے کہ وہاں اکثر لوگوں کی زندگی کی ضروریات خصوصاً کھانے کا خیال نہیں رکھا گیا۔

اس کے ایک معنی یہ بھی ہیں اور ان آیات سے مستنبط ہوتا ہے کہ اس دنیا

(باقی صفحہ ۶ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

99

تربیت اولاد کی اہمیت اور اس کے ذرائع

(مکرم بشیر الدین صاحب کمال بہاول پور)

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَکُمْ وَاَھْلِیْکُمْ نَارًا۔ (التحریم)

"یعنی اے مومنو تمہارا فرض ہے کہ اپنے آپ کو اور اپنے اہل کو آگ سے بچاؤ۔"

دنیا میں ایک عام قانون حیوانات، نباتات اور پرندوں وغیرہ میں ہم دیکھتے ہیں کہ ان کی نشوونما کے لئے انتہائی محنت اور جدوجہد کی ضرورت ہوتی ہے اور اس جدوجہد کے بغیر وہ پھل پھول نہیں سکتے۔ مثلاً ایک پودا ہے ابھی وہ چھوٹا ہی ہوتا ہے اور اس کی کونپلیں پھوٹ رہی ہوتی ہیں تو اس کی نشوونما کے لئے اسی وقت کوشش شروع کر دی جاتی ہے۔ اگر اس کی حفاظت مختلف موسموں کے بداثرات سے نہ کی جائے۔ وقت پر پانی نہ دیا جائے۔ مناسب وقت پر کھاد نہ دی جائے اور نہ ہی نلائی کی جائے تو لازماً وہ سوکھ جائے گا۔ اس طرح ہم اس کے پھل اور پھول وغیرہ حاصل کرنے کے قابل نہ ہوں گے اور نہ ہی اس کی ٹھنڈی چھاؤں سے لطف اندوز ہو سکیں گے۔ یہی حال اولاد کا ہے جب تک ان کی صحیح تربیت نہ کی جائے گی وہ صحیح طور پر پروان نہ چڑھ سکیں گے۔ اگر ایسا ہو بھی جائے تو پھر ان کے پھلوں سے بہرہ ور نہ ہو سکیں گے۔ جس طرح ایک پودے کی حفاظت اور اس کو پروان چڑھانے کے لئے اس کا مالک انتہائی جانفشانی سے کام لیتا ہے۔ اسی طرح اولاد کی تربیت کے لئے بھی انتہائی جانفشانی کی ضرورت ہے اور جس طرح کونپل کے پھوٹتے ہی اس کو پروان چڑھانے کی کوشش شروع کر دی جاتی ہے۔ اسی طرح بچہ کے پیدا ہوتے ہی اس کی بہتر تربیت کی کوشش شروع کر دی جاتی ہے۔ جیسا کہ بچہ کی پیدائش پر سب سے پہلے اس کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کے الفاظ دہرانے کا حکم ہے اس طرح اس کی عملی تربیت اس کی پیدائش کے ساتھ ہی شروع ہو جاتی ہے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

"بچہ کی ولادت کے ساتھ ہی اذان کی قولی تعلیم کے علاوہ باقاعدہ طور پر بچے کی عملی تربیت کا زمانہ بھی شروع ہو جاتا ہے۔ اسی لئے اس کے کان میں قد قامت الصلوٰۃ (یعنی اب تمہارے عبد بننے کا وقت شروع ہو رہا ہے) کے الفاظ ڈال کر اسے آنے والی عملی زندگی کے لئے تیار کیا جاتا ہے۔ یہ دونوں نہایت درجہ لطیف اشارات ہیں۔ جو بچہ اور اس کے والدین ہر دو کے لئے ایک مبارک درسِ حکمت کا کام دیتے ہیں۔"

(جماعتی تربیت اور اس کے اصول ص۱۳)

بعض دفعہ والدین کی بے جا محبت ان کو ذرا بھی نہیں کرتی کہ وہ بچہ کو اس کی غلطی پر متنبہ کر کے اس کو سمجھائیں۔ بلکہ وہ یہ کہہ دیتے ہیں کہ یہ کوئی بات نہیں ابھی بچہ ہی تو ہے۔ جب بڑا ہو گا خود ہی سمجھ جائے گا۔ حالانکہ یہ نہایت ہی خطرناک رجحان ہے۔ اس طرح اس کی عادات پختہ ہوتی جاتی ہیں اور پھر یہی بچہ والدین کے لئے وبالِ جان بن جاتا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اس بارہ میں فرماتے ہیں۔

"حقیقت یہی ہے کہ لوگ ابتداء میں اپنی اولادوں کی تربیت کی فکر نہیں کرتے اور اگر کوئی کہے تو اس سے لڑنا شروع کر دیتے ہیں اور ہر شخص اپنے لڑکے کو معصوم سمجھتا ہے۔ دوسرے کے لڑکے متعلق تو وہ کوئی بات ہی نہیں سن سکتا۔ بلکہ اگر کوئی کہے ذرا اسے ڈانٹنا شروع کر دیتے ہیں کہ آپ پہلے اپنے بچے کی خبر لیں۔"

پھر فرماتے ہیں۔

"اخلاق کی درستی ہر انسان کا فرض ہے۔ چاہے وہ عہدیدار ہے یا نہیں۔ اور اس کی سب سے زیادہ ذمہ داری والدین پر عاید ہوتی ہے کہ وہ صحیح رنگ میں بچوں کی تربیت نہیں کرتے اور اگر کوئی شخص اصلاح کرنا چاہتا ہے تو اس سے جھگڑنا شروع کر دیتے ہیں۔ گویا بجائے ان کو برے کاموں سے روکنے کے ان کی پیٹھ ٹھونکتے ہیں جو والدین ایسا کرتے ہیں وہ حماقت کا ثبوت دیتے ہیں بچپن میں تو وہ ان کی پیٹھ ٹھونکتے ہیں۔ لیکن جب بچہ جوان ہو جاتا ہے اور بداخلاقیوں سے باز نہیں آتا وہ والدین کو ٹھکرا دیتا ہے تو پھر چیخنا شروع کر دیتے ہیں کہ دعا فرمائیں کہ بچے کی اخلاقی حالت بہت خراب ہو گئی ہے حالانکہ ابتدا میں یہی لوگ ان کو خراب کرنے والے ہوتے ہیں۔"

(مشعل راہ صفحہ ۲۳۴، ۲۳۵)

بچوں کی اچھی تربیت نہ صرف ان کے والدین کے لئے قرۃ العین بننے کا موجب ہے۔ تربیت کے ذریعہ ان کی اولاد نہ صرف ان کی خدمت گزار ہو گی۔ بلکہ وہ دین و دنیا میں ان کا نام روشن کرنے والی ہو گی اور سب سے بڑھ کر وہ خدا تعالیٰ سے بہتر اجر کے مستحق ٹھہریں گے اور اپنی اولاد کو جنت کا وارث بھی ٹھہرائیں گے اس طرح ان کے بچوں کا وجود قوم کے لئے بھی مفید اور اس کی ترقی کا موجب ہو گا۔ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

"اس طرح جب جماعت کے افراد کی صحیح تربیت کی جائے اور اگلی نسلوں میں قربانی اور ایثار اور فدائیت کا زیادہ سے زیادہ جذبہ پیدا کیا جائے تو وہ دنیا میں اس کے قیام کا ایک بہت بڑا ذریعہ ثابت ہوتے ہیں۔ دنیا کا ایٹم بم اور ہائیڈروجن بم دھات سے بننے والی ایک چیز ہے دنیا کی تباہی اور بربادی کا ایک مہلک ہتھیار ہے۔ لیکن افرادِ جماعت کی طاقت کو صحیح استعمال کرنا اور آئندہ نسل کے اندر جذبۂ قربانی پیدا کرنا اور اس کی صحیح تربیت کرنا قوموں کو زندہ رکھنے کا ایک حتمی اور یقینی ذریعہ ہوتا ہے کیونکہ اس طرح ہر فرد کے دل میں یہ احساس قائم رہتا ہے کہ دنیا کو فتح کرنے اور اسلام کو دوسرے ادیان پر غالب کرنے کے لئے میری ذاتی جدوجہد کی بھی ضرورت ہے۔"

(تفسیر کبیر سورۃ الشعراء ص [illegible])

اب یہاں پر وہ ذرائع درج کئے جاتے ہیں۔ جو تربیت کرنے میں ممد و معاون ثابت ہو سکتے ہیں۔

(۱)۔ تربیت کا پہلا ذریعہ دعا ہے یعنی خدا تعالیٰ سے اپنی اولاد کے نیک ہونے کی دعا کی جائے۔ کیونکہ جب خدا نے اس کو دیا ہے۔ وہی ہماری کوششوں کے بہتر نتائج اپنے فضل سے نکال سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انبیاء نے بھی اپنی اولاد کے حق میں دعائیں کیں۔ جن کا قرآن کریم میں ذکر آیا ہے جو ہمیں اس طرف متوجہ کرتا ہے کہ ہم بھی اپنی اولاد کے نیک ہونے کے لئے اسی سے ہی مدد حاصل کریں۔ اس ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"جس طرح اور جس قدر (بچوں کو) سزا دینے میں کوشش کی جاتی ہے۔ کاش وہ دعا میں لگ جائیں اور بچوں کے لئے سوز دل سے دعا کرنے کو ایک حزب مقرر کر لیں۔ اس لئے کہ والدین کی دعا کو بچوں کے حق میں خاص قبول بخشا گیا ہے۔"

(الحکم جلد ۴ نمبر ۲ مورخہ ۱۷ جنوری ۱۹۰۰ء)

(۲)۔ دوسرا ذریعہ خدا سے محبت پیدا کرنا ہے اور اس کا اہم ذریعہ نماز ہے جس سے کہ خدا تعالیٰ سے محبت اور تعلق پیدا ہوتا ہے جس کی اہمیت کے بارہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

مُرُوْا اَوْلَادَکُمْ بِالصَّلٰوۃِ وَھُمْ اَبْنَآءُ سَبْعِ سِنِیْنَ وَاضْرِبُوْھُمْ عَلَیْھَا وَھُمْ اَبْنَآءُ عَشْرِ سِنِیْنَ۔

"یعنی جب بچہ سات سال کا ہو جائے تو اسے نماز کی تلقین کرو اور جب بچہ دس سال کا ہو جائے اور نماز میں سستی کرے تو اسے مناسب سرزنش کرو۔"

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ اس امر کی حقیقت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"قرآنی تعلیم کے مطابق نماز ساری عبادتوں کی سرسبد کا حکم رکھتی ہے اور شروع زندگی میں ہی بچہ کو نماز کی تلقین کرنے میں اسے یہ جتانا مقصود ہے کہ اب تم عملی زندگی میں قدم رکھو کہ ذاتی تعلقات اور ذاتی روابط پیدا کر رہے ہو۔ ...... مگر یاد رکھو کہ ان سب سے مقدم رشتہ خدا کا رشتہ ہے۔ جو تمہارا خالق و مالک ہے اور حافظ و رازق ہے پس ابھی سے اس کے ساتھ محبت اور عبودیت کا رشتہ جوڑو کہ یہ رشتہ سارے رشتوں سے زیادہ کام آنیوالا ہے اور انسان کے لئے دین و دنیا میں مضبوط ترین سہارا ہے۔ میں کامل یقین کیساتھ کہہ سکتا ہوں کہ جو بچپن میں ہی نماز کا عادی ہو کر خدا کے ساتھ ذاتی رشتہ جوڑ لے وہ خدا کے فضل سے کبھی ضائع نہیں جا سکتا۔ بشرطیکہ اس کی نماز ریا یا نفاق یا محض رسمی عادت کا نتیجہ نہ ہو۔ بلکہ اخلاص اور محبت ذاتی اور دلی وابستگی پر مبنی ہو۔ کاش احمدی والدین اس نکتہ کو سمجھ کر اپنی اولاد کو بچپن میں ہی خدا کے دامن کیساتھ وابستہ کر دیں کیونکہ یہ خدا ہی وہ ہے جو نہ صرف دنیا میں بلکہ آخرت کی ابدی زندگی میں بھی انکا بہترین سہارا ہے"

"نصرت جہاں ریزرو فنڈ" کے شیریں ثمرات

اکابرینِ افریقہ کا اعترافِ حقیقت

(محترمہ مبارکہ خانم صاحبہ بی اے - ربوہ)

خلافت ثالثہ کی عظیم برکات کا ہم آئے دن مشاہدہ کر رہے ہیں۔ انہیں برکات میں سے ایک ایمان افروز برکت کا ذکر اس وقت کیا جاتا ہے اور وہ ہے وہ تاریخی سفر جو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے غلبۂ اسلام کے لئے افریقہ کے چھ ممالک کا فرمایا۔

یہ سفر جماعتہائے احمدیہ مغربی افریقہ کے افراد کے لئے نعمت عظمیٰ ثابت ہوا ہزاروں لوگ (بلکہ اگر لاکھوں بھی کہا جائے تو درست ہے) جو مسیح مہدی کی زیارت کا شرف تو حاصل نہ کر سکے تھے۔ انہوں نے آپ کے خلیفہ برحق کی زیارت کر کے آپ کے چہرہ مبارک کو دیکھ کر اور آپ کے کپڑوں سے برکت حاصل کر کے۔ اور آپ کی زبان سے کلمات طیبات سنکر اپنی تشنگی کو دور کیا۔ اور اپنے ایمان کو تازہ کیا۔

حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے اس سفر سے جماعت میں ایک نئی زندگی۔ جوش اور ولولہ پیدا ہو گیا۔ ان لوگوں کی خوشی کا پتہ اس بات سے ہی چل جاتا ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ جہاں بھی تشریف لے جاتے سینکڑوں میلوں سے لوگ آ آ کر استقبال میں شریک ہوتے شریک ہونے والوں میں چھوٹے اور بڑے۔ بوڑھے۔ جوان اور بچے ہی سرگرمی سے شریک نہ ہوتے بلکہ ہماری مخلص بہنیں جن کو اللہ تعالیٰ نے یہ سعادت بخشی ہے کہ وہ دینی اور قومی کاموں میں اپنے مردوں کے دوش بدوش چلتی ہیں۔ اس موقعہ پر بھی پیچھے نہیں رہیں۔ اور انہوں نے اگر مردوں سے بڑھ کر نہیں تو ان کے برابر تو ضرور خوشی و مسرت کے شادیانے بجائے اپنے واجب الاطاعت امام کی زیارت کی آپ کی نصائح اور مواعظ سے مستفیض ہوئیں اور پھر کتنا دلفریب منظر ہوتا تھا جب حضور کے حرم محترم حضرت بیگم صاحبہ ایک افریقن بہن سے مصافحہ فرماتیں اور اپنے عمل سے یہ ثابت کرتیں کہ ہمارے آقا رحمۃ للعالمین نے اللہ تعالیٰ کے الفاظ میں جو یہ فرمایا تھا کہ

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ

اس کی اتباع میں ہم رنگ و نسل کا کوئی امتیاز نہیں چھوڑتی۔ اور ہم سب ایک ہی خاندان کے فرد ہیں۔ ناصر دین ایدہ اللہ نے یہ افریقہ کا دورہ کیا گیا نصرت اسلام کی تنویہ کو پھیلا دیا

یہی وہ مبارک سفر تھا جس میں اللہ تعالیٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو غلبۂ اسلام کے لئے وہ سکیم بتائی جسے عملی جامہ پہنانے کے لئے حضور نے "نصرت جہاں ریزرو فنڈ" کی عظیم الشان مبارک تحریک جاری فرمائی۔ اللہ تعالیٰ نے حضور کو اسی وقت یہ بھی خوشخبری دے دی تھی کہ یہ تحریک بہت کامیاب ہو گی۔ چنانچہ تھوڑے ہی عرصہ میں افریقہ کے ممالک میں کئی ڈاکٹر میدان عمل میں پہنچ گئے۔ اساتذہ کو بھی اللہ تعالیٰ نے یہ توفیق دی کہ وہ اپنے ڈاکٹر بھائیوں کی تقلید میں اپنے آپ کو پیش کریں۔ پھر اشاعت کلام اللہ کا کام بھی شروع ہو گیا۔

کسی سکیم کی کامیابی کی اس سے بڑھ کر کیا دلیل ہو سکتی ہے کہ غیر بھی اس کا اعتراف کریں۔ چنانچہ مغربی افریقہ کے چار مختلف ممالک کے اکابرین کی آراء اس کے ثبوت میں پیش ہیں۔

۱۔ گیمبیا

گیمبیا کے وزیر صحت و تعلیم و سماجی بہبود نے فرمایا:-

"ہم سب اور بالخصوص یہ عاجز حضرت امام جماعت احمدیہ کا ازحد شکر گزار ہے۔ جب ۱۹۷۰ء میں حضرت خلیفۃ المسیح احمدیہ مشن کے معائنہ کی غرض سے اس ملک میں تشریف لائے تو خاکسار اس وقت بھی صحت تعلیم اور سماجی بہبود کا وزیر تھا۔ اس حیثیت سے خاکسار کو حضرت خلیفۃ المسیح سے بارہا ملاقات کرنے کا موقعہ ملا۔ اور ایک دعوت کے موقعہ پر آپ کے شریکِ طعام ہونے کا بھی شرف حاصل ہوا ہے۔ اس امر کا اظہار کرتے ہوئے میں فخر محسوس کرتا ہوں کہ حضرت خلیفۃ المسیح کی گیمبیا میں تشریف آوری ہمارے لئے بہت سودمند ثابت ہوئی۔ یہ آپ کی وہاں تشریف آوری کا ہی ایک ثمرہ ہے کہ ہم خدمتِ خلق کے میدان میں جماعت احمدیہ کی عظیم رفاہی سرگرمیوں سے متمتع ہو رہے ہیں۔ نہ صرف کوریں بلکہ سالکینی۔ گنجور۔ سوما اور باتھرسٹ میں بھی احمدی ڈاکٹرز طبی خدمات بجا لانے میں مصروف ہیں۔ باتھرسٹ میں ان کا ہسپتال میری رہائش گاہ سے کچھ زیادہ دور نہیں ہے۔ یہ سب وہ برکات ہیں جن کے ہم احمدی مسلمانوں کے جذبہ رواداری۔ عزم و استقلال اور ان کے قائدین کی نوازشات کی بدولت مورد ہوئے ہیں۔ جماعت احمدیہ کی ان طبی خدمات سے جن سے غرباء۔ متوسط طبقہ کے لوگ اور امراء سب مستفید ہوئے ہم شکر گزار ہیں۔ ہزاروں پونڈ کی رقوم جماعت احمدیہ کی طرف سے اس ملک میں خرچ کی جائیں گی۔ اگر دیکھا جائے تو یہی حقیقی اسلام ہے۔ جس کا عملی نمونہ آج جماعت احمدیہ پیش کر رہی ہے"

۲۔ سیرالیون

سیرالیون کے شمالی صوبہ کے ریذیڈنٹ نے فرمایا:۔

"جماعت احمدیہ کی رفاہی سرگرمیوں اور خدمات کا جو مختصر خاکہ میں نے ابھی پیش کیا ہے۔ اس سے یہ امر واضح ہوتا ہے کہ سیرالیون میں اس قدر مختصر عرصہ کے دوران احمدیہ مشن کی یہ کامیابی اس حقیقت کی آئینہ دار ہے کہ اسلام کی فتح کا دن قریب ہے۔"

۳۔ نائیجیریا

جناب ہیلتھ کمشنر نے فرمایا:۔

"آج اس سٹیٹ کی طبی تاریخ میں ایک نیا قدم اٹھایا گیا ہے۔ ہم کو جو اس سٹیٹ کے رہنے والے ہیں جماعت احمدیہ کا انتہائی شکر گزار ہونا چاہیئے۔ کیونکہ اس تنظیم کی بدولت ہمیں یہ کلینک میسر آیا ہے۔ جس کی ضرورت بشدت محسوس کی جا رہی تھی۔"

۴۔ غانا

شاہ کوکوفو نے فرمایا

"ہم جماعت احمدیہ کے امام حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث کے ازحد شکر گزار ہیں کہ انہوں نے اپنے وعدہ کے مطابق اس علاقہ میں کلینک قائم کر دیا۔ (باقی صفحہ ۵ پر)

نائیجیریا میں سیرالیون کے ہائی کمشنر سے جماعت احمدیہ کے وفد کی ملاقات

موصوف کو قرآن مجید اور کتب السلامیہ کا تحفہ پیش کیا گیا

مکرم مولوی مجید احمد صاحب مبلغ نائیجیریا

۲۰ جولائی ۱۹۷۲ء کو نائیجیریا میں سیرالیون کے ہائی کمشنر جناب ڈاکٹر ولیم ایچ فٹکس جان صاحب سے جماعت احمدیہ نائیجیریا کے ایک وفد نے جس کی قیادت مکرم مولوی محمد اجمل صاحب شاہد امیر جماعت ہائے احمدیہ نائیجیریا نے کی موصوف کے سفارت خانہ میں ملاقات کی۔ اس وفد میں مکرم ایس او بجمی صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نائیجیریا، الفا ایس۔ بی گیوا صاحب وزیری عبدو صاحب، معلم حبیب صاحب اور خاکسار شامل تھے۔ مکرم امیر صاحب کی طرف سے ہائی کمشنر صاحب کو قرآن مجید مع انگریزی ترجمہ اور دیگر کتب پیش کی گئیں موصوف نے قرآن مجید کا تحفہ قبول کرتے ہوئے یہ کہا کہ یہ میرا پہلا موقعہ ہے کہ مجھے قرآن مجید کا انگریزی ترجمہ پڑھنے کا موقعہ ملے گا۔ اس لئے میں اس کو جماعت کی طرف سے انتہائی قیمتی اور شاندار تحفہ خیال کرتا ہوں۔ اس کے بعد آپ نے یہ بتایا کہ انہوں نے اپنی زندگی کا لمبا عرصہ عیسائی پادری کے طور پر گذارا ہے اس پر اسلام اور عیسائیت کے باہمی موازنہ اور اسلامی تعلیمات کی برتری و فوقیت کے موضوع پر وفد کے ارکان کی طرف سے تفصیل پیش کی گئی جو موصوف نے نہایت دلچسپی سے سُنی اور متعدد سوالات کئے جن کے جوابات مکرم امیر صاحب نے دیئے۔ سفیر صاحب نے یہ بھی بتایا کہ جب دو سال قبل امام جماعت احمدیہ سیرالیون میں تشریف لائے تھے تو ایک نہایت ہی شاندار اور پُررونق موقع تھا اور ان کو بھی امام جماعت احمدیہ سے ملنے کا اتفاق ہوا تھا۔ یہ ملاقات تقریباً پون گھنٹہ تک جاری رہی اور ایک گروپ فوٹو پر اختتام پذیر ہوئی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جنّت کی شرط

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور مال اس شرط پر مالک لئے ہیں کہ وہ ان کو جنت دے گا اے مومنو کیا تم نے اپنے مالوں کا کوئی حصہ جو تحریک جدید میں دیا ہے کہ تم خدا سے جنت مانگ سکو"

وکیل المال اول تحریک جدید

قواعد انتخاب نمائندگان شوریٰ

سالانہ اجتماع کے موقعہ پر ۵/۶/۷ اخاء ۱۳۵۱ ہش بمطابق ۵/۶/۷ اکتوبر ۱۹۷۲ء مجلس خدام الاحمدیہ کی شوریٰ منعقد ہوگی انشاء اللہ مجالس مندرجہ ذیل قواعد کی روشنی میں شوریٰ کے نمائندگان کا انتخاب کر کے اطلاع دیں :-

(۱) نمائندگان شوریٰ کا انتخاب ہر مجلس کے خدام کی تعداد پر بیس یا بیس کی کسر پر ایک نمائندہ کی صورت میں ہوگا۔

(۲) قائدین مجالس اپنے عہدہ کے لحاظ سے شوریٰ کے رکن ہوں گے لیکن وہ اس تعداد میں شامل ہوں گے جس کا مجلس کو حق ہوگا اگر قائد مجلس خود شوریٰ کے اجلاس میں شامل نہ ہو رہا ہو تو بطور متبادل نمائندہ کا تقرر بذریعہ انتخاب ہوگا۔ قائد اپنی جگہ کسی کو نامزد نہیں کر سکے گا۔

(۳) کوئی خادم جو بقایا دار ہو شوریٰ کا ممبر نہیں ہو سکے گا اور وہ خادم بقایا دار متصور ہوگا جس کے ذمہ تین ماہ یا زائد کا بقایا ہو اور جو یا وہ اس کی ادائیگی نہیں کرتا۔ سوائے اس کے کہ اس نے محکمہ متعلقہ سے اجازت لے لی ہو۔

(۴) نمائندگان جب اجتماع میں تشریف لائیں تو اپنے ہمراہ قائد مقامی کی تصدیقی چٹھی ضرور لائیں

معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

خدام الاحمدیہ کی توجہ کے لئے

مقام اجتماع میں داخلہ کے لئے حسب سابق امسال بھی مجالس کو کوائف داخلہ فارم بھجوائے جا چکے ہیں جن کو وہ پر کر کے قائد صاحب مقامی کی تصدیق کے ساتھ آتے ہوئے ساتھ لائیں گے اگر فارم نہ ملے ہوں تو اس کی نقل سادہ کاغذ پر کر کے قائد صاحب کی تصدیق کروا کے ساتھ لائیں۔ وہ تصدیق شدہ فارم یا نقل فارم مقام اجتماع کے گیٹ پر دفتر بیرون کے حوالے کرنا ہوگا۔ جہاں سے آپ کو داخلہ کارڈ ملے گا۔ دفتر بیرون ۵ اکتوبر کو صبح سے ہی اپنا کام شروع کر دے گا۔ اس لئے خدام اگر ۴ اکتوبر کی شام کو ربوہ پہنچ جائیں تو دوسرے روز صبح کو ٹکٹ کے حصول میں کسی دقت کا سامنا نہ ہوگا۔ خدام سے التماس ہے کہ وہ اجتماع میں زیادہ سے زیادہ شریک ہو کر اس کی روحانی برکات سے فائدہ اٹھائیں۔ (منتظم دفتر بیرون سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

نصرت جہاں ریزرو فنڈ کے شیریں ثمرات

(بقیہ صفحہ ۴)

اور اس کے لئے ایک ماہر ڈاکٹر کو یہاں بھجوانے کا انتظام فرمایا۔ بے شک اس سکیم کے ماتحت کام پورے زور سے شروع ہو چکا ہے۔ اور اس کے پھل نظر آنے لگے ہیں لیکن یہ یاد رکھنا چاہئے کہ نصرت جہاں سکیم کا ماٹو ہے۔ آگے بڑھو۔ اس لئے ہمارا کام ختم نہیں ہوا بلکہ ابھی جاری ہوا ہے۔ تمام بہنوں اور بھائیوں کا فرض ہے کہ وہ سب قربانی کا اعلیٰ معیار پیش کرتے ہوئے اس فنڈ کو اتنا مضبوط بنا دیں کہ کسی وقت سکیم کے کسی حصہ کو اس لئے ملتوی نہ کرنا پڑے کہ اس کیلئے فنڈ نہیں ہیں یہ جماعت احمدیہ پر اللہ عزوجل کا احسان ہے کہ اس کی مستورات ہر عالمی تحریک میں جو بھی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی طرف سے ہوئی کبھی پیچھے نہیں رہیں۔ اور اب بھی انشاء اللہ العزیز وہ اشاعت اسلام کی اس عالمگیر سکیم میں نمایاں کردار ادا کریں گی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس میں فراخدلی سے حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

فوجی بھرتی

مورخہ ۲۱/۹/۷۲ء بروز جمعرات بوقت آٹھ بجے صبح ایوان محمود (خدام الاحمدیہ ہال) ربوہ میں فوجی بھرتی ہوگی۔ امیدوار تعلیمی سرٹیفکیٹ ہیڈ ماسٹر کے دستخطوں سے اپنے ہمراہ لائیں

کم از کم معیار بھرتی :- قد = ۵ فٹ ۴ انچ۔ چھاتی ۳۲-۳۳۔ وزن = ۱۰۷ پونڈ تعلیم = ۵ جماعت۔ عمر = ۱۷ سال سے ۲۵ سال وقت بھرتی = آٹھ بجے صبح۔

قائدین مجالس توجہ فرمائیں

مجلس اطفال الاحمدیہ کی ماہانہ رپورٹ بابت ماہ اگست مرکز میں جلد از جلد ارسال کریں۔ جن مجالس کے پاس فارم رپورٹ کارگزاری ختم ہو چکے ہوں وہ فوراً خط لکھ کر مرکز سے حاصل کریں۔

مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ

قائدین وناظمین مال خدّام الاحمدیہ

کیا تدریجی لحاظ سے آپ کی وصولی کی رفتار تسلی بخش ہے اگر نہیں تو فوری کوشش فرمائیں۔ سال ختم ہونے میں صرف دو ماہ باقی ہیں۔ (مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعلان دارالقضاء

مکرم ڈاکٹر رحمت اللہ صاحب ولد ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب مرحوم ضلع صوبا سنگھ تحصیل پسرور براستہ بدوملہی ضلع سیالکوٹ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم محمد عبد اللہ صاحب وفات پا چکے ہیں ان کی ذاتی امانت صدر انجمن احمدیہ اکاؤنٹنٹ $\frac{235}{339-69}$ میں مبلغ ۲۶/۷۴۵ روپے بقایا ہیں میرے علاوہ مرحوم کے مندرجہ ذیل وارث ہیں جنہیں رقم مذکورہ بالا رفیعہ بیگم صاحبہ بنت ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب مرحوم کو دے جانے پر کوئی اعتراض نہیں ہے (۱) اقبال بیگم صاحبہ (۲) صفیہ بیگم صاحبہ۔

لہٰذا استدعا ہے کہ رقم مذکورہ محترمہ رفیعہ بیگم صاحبہ کو ادا کئے جانے کا فیصلہ فرمائیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔ (ناظم دارالقضاء)

شکریہ احباب

میرے والد محترم سید عبد الجلیل شاہ صاحب ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر مورخہ ۲ اگست ۱۹۷۲ء بروز بدھ بوقت پونے آٹھ بجے شام اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُون۔ اس صدمہ کے موقعہ پر بہت سے احباب نے ذاتی طور پر گھر پر تشریف لا کر اور خطوط اور تار کے ذریعہ ہم سے ہمدردی اور تعزیت کا اظہار فرمایا ہے میرے لئے فرداً فرداً سب کا شکریہ ادا کرنا مشکل ہے اس لئے الفضل کی وساطت سے اپنی اور جملہ افراد خاندان کی طرف سے ان سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے (آمین)

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی رضا کی جنتوں میں داخل فرمائے اور ہم پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے (سید شاہد حامد معرفت محترم صاحبزادہ مرزا رفیق احمد صاحب دارالصدر غربی ربوہ)

دعائے مغفرت

خاکسار کے والد محترم محمد شریف صاحب شبیر فروش طویل علالت کے بعد مورخہ ۴/۸ کو بروز جمعۃ المبارک وفات پا کر اپنے حقیقی مولا سے جا ملے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم ملنسار اور منکسر المزاج تھے ہر ایک ملنے والے سے نہایت محبت سے پیش آتے اور اس کی خدمت کر کے خوشی محسوس کرتے تھے۔ مرحوم نے اپنے پیچھے ایک بیوہ کے علاوہ تین لڑکے اور دو لڑکیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں

احباب کرام دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ہمارا حافظ و ناصر ہو نیز والد صاحب مرحوم کے اللہ تعالیٰ درجات بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے آمین

(محمد صادق صاحب محلہ دارالرحمت غربی ربوہ)

حقیقی خوشی!

اللہ تعالیٰ کے دین کی خدمت کرنے سے انسان کو حقیقی خوشی اور راحت ہوتی ہے۔ آپ "الفضل" ایسے خالص مذہبی اخبار کی اشاعت بڑھا کر بھی دین کی خدمت کر سکتے ہیں اور حقیقی خوشی اور راحت کے وارث بن سکتے ہیں۔ (مینیجر الفضل)

ہفتہ اصلاح و ارشاد ۳ ستمبر سے شروع ہے سب انصار بھائیوں سے درخواست ہے کہ اس پروگرام کو کامیاب بنانے کے لئے پوری جدوجہد فرمائیں۔

(قیادت انصار اللہ مرکزیہ)

امیر اور غریب کے درمیان کشمکش بقیہ صفحہ ۲

جب بھائی بھائی کا خیال نہیں رکھتا اور ایک قوم کی اکثریت اس مرض میں مبتلا ہو جاتی ہے تو اس قوم پر ایک دن انقلاب کا بھی چڑھ آتا ہے جس میں بہت سے بڑے اور امیر لوگ چھوٹے اور غریب کر دیئے جاتے ہیں۔ وہ دن ان کے پچھتانے کا ہوتا ہے جس قوم کے ہر فرد کو اُس کی ضروریات میسّر آتی رہیں اور ان کے دل مطمئن اور تسلّی یافتہ ہوں اس قوم میں اس قسم کے انقلاب بپا نہیں ہوا کرتے۔ انقلابات اور ریولیوشنز انہی ملکوں اور قوموں میں ہوتے ہیں جن کے ایک بڑے حصّے کو دھتکارا جاتا ہے اور ان کی ضروریات کا خیال نہیں رکھا جاتا۔

دیکھو خدا تعالیٰ نے ایک ضرورت مند کو اور اس کے ساتھ نیکی کرنے کو کتنا بڑا مقام دیا ہے۔ آخرت کے دن خدا تعالیٰ فرمائے گا میں بھوکا تھا تم نے مجھے کھانا کھلایا یا جبکہ دوسروں سے کہے گا کہ میں بھوکا تھا تم نے مجھے کھانا نہ کھلایا۔

پہلے فریق کو وہ فرمائے گا کہ میں تم سے خوش ہوں اور تمہیں اپنی رضا کے عطر سے ممسوح کرتا ہوں اور دوسروں کو کہے گا کہ میں بھوکا تھا تم نے میرا خیال نہیں کیا اس لئے میں تمہیں جہنم میں دھکیلتا ہوں۔

کتنے زور اور تاکید سے ہمیں توجہ دلائی گئی ہے کہ ہم بھوکے کو کھانا کھلائیں اور ضرورت مند کو ضروریات زندگی مہیا کریں۔"

(تین اہم امور صفحہ ۲۰ تا صفحہ ۲۲)

قرآن حکیم کی مندرجہ بالا آیات اور ان کی اس تشریح اور تفسیر سے جو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیان فرمائی ہے بخوبی معلوم کیا جا سکتا ہے کہ اسلام غرباء کے حقوق کے تحفظ کو اور بالخصوص ان کے لئے بنیادی ضروریات زندگی مہیا کرنے کو کتنی اہمیت دیتا ہے اور امت مسلمہ کو کتنی تاکید کرتا ہے کہ وہ غرباء کا خیال رکھے اللہ تعالیٰ نے صرف تاکید ہی نہیں فرمائی بلکہ یہ بھی بتا دیا ہے کہ غرباء کا خیال رکھنے والوں کو میں اس کا کتنا عظیم اجر اور انعام دوں گا اور جو لوگ ان کا خیال نہیں رکھیں گے ان کا انجام کتنا عبرتناک ہوگا۔

قرآن پاک کے یہ احکام اس زمانہ میں خاص طور پر قابل توجہ ہیں کیونکہ روٹی کے مسئلہ نے دُنیا میں بڑا فتور ڈال رکھا ہے۔ اس نے بڑے بڑے خون ریز انقلابات کو جنم دیا ہے جن میں ہزاروں لاکھوں انسان بے گناہ مارے گئے ہیں۔ اس لئے اس زمانہ میں قرآن کریم کے وہ احکام جو غرباء کی مدد سے تعلق رکھتے ہیں۔ خاص طور پر زیر مطالعہ رکھنے چاہئیں اور ان پر عمل کرنے اور عمل کروانے کا اہتمام کرنا چاہیئے۔ اس سلسلہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"میرا احساس یہ ہے کہ ابھی اس حکم پر کما حقہٗ عمل نہیں ہو رہا۔ اس لئے آج میں ہر ایک کو جو ہماری کسی جماعت کا عہدیدار ہے متنبہ کرنا چاہتا ہوں کہ وہ ذمہ دار ہے اس بات کا کہ اس کے علاقہ میں کوئی احمدی بھوکا نہیں سوتا۔ دیکھو میں یہ کہہ کر اپنے فرض سے سبکدوش ہوتا ہوں کہ آپ کو خدا کے سامنے جواب دہ ہونا پڑے گا۔

اگر کسی وجہ سے آپ کا محلہ یا جماعت اُس محتاج کی مدد کرنے کے قابل نہ ہو تو آپ کا فرض ہے کہ مجھے اطلاع دیں۔ میں اپنے ربّ سے امید رکھتا ہوں کہ وہ مجھے توفیق دے گا کہ میں ایسے ضرورت مندوں کی ضرورتیں پوری کروں انشاء اللہ تعالیٰ۔

یہ ایک بڑی اہم ذمہ داری ہے۔ آپ کا فرض ہے کہ آپ اس کو ہر وقت یاد رکھیں اور اس کے متعلق ہر وقت سوچتے رہیں کیونکہ یہ ایک ایسی بات ہے جس پر عمل کرنے سے بڑے خوشکن نتائج پیدا ہو سکتے ہیں۔"

(تین اہم امور)

ٹنڈر نوٹس

مندرجہ ذیل کاموں کے لئے ٹنڈر مورخہ ۲۵/۹/۷۲ بوقت گیارہ بجے صبح محکمہ آبپاشی کے اے اور بی کلاس منظور شدہ ٹھیکیداران جنہوں نے سال رواں ۱۹۷۲ء کی فیس جمع کرا دی ہو۔ کمپوزٹ شیڈول آف ریٹ پر وصول کئے جائیں گے۔

ٹنڈر اُسی دن اور اسی وقت ٹنڈر دہندگان یا ان کے بااختیار نمائندوں کی موجودگی میں کھولے جائیں گے۔ زیر دستخطی کو اختیار ہوگا کہ کوئی ایک یا تمام ٹنڈر بغیر وجہ بتائے رد کر دے۔ زر ضمانت بنام مہتمم تریموں بیراج ڈویژن تریموں ضلع جھنگ نیشنل بنک آف پاکستان جھنگ سے ڈیپازٹ کال یا چالان خزانہ کی صورت میں ہر ٹنڈر کے ہمراہ ہونا لازمی ہے۔ ٹھیکیداران مذکورہ دفتر کے ہیڈ کلرک سے پانچ روپے فی ٹنڈر فارم کی قیمت ادا کر کے ٹنڈر خریدے جا سکتے ہیں۔

کاموں کی شرائط اور دیگر کوائف کسی بھی دن دفتر مذکورہ کے اوقات کار میں ملاحظہ کئے جا سکتے ہیں۔ مشروط ٹنڈر قابل قبول نہیں ہوگا۔

نمبر شمار	کام کا نام	تخمینہ مقداری	تخمینہ لاگت	زر ضمانت
۱	تریموں بیراج کے بائیں حفاظتی بند کی از برجی نمبر ۵۰ تا ۱۰۴۹۰ تک کی تجدید کرنا	۳۳۴۱۰۰۰ م/ فٹ	۱۹۳۰۰۰/-	۵۰۰۰/- روپے
۲	تریموں بیراج کے بائیں حفاظتی بند کی برجی ۱۲۲۵۰ تا ۲۳۱۴۰ تک کی تجدید کرنا	۳۶۷۸۰۰۰ م/ فٹ	۱۹۹۰۰۰	۴۰۰۰/- روپے
۳	تریموں بیراج کے بائیں حفاظتی بند کی از برجی ۲۷۲۹۰ تا ۶۰۰۰۰ تک کی تجدید کرنا	۴۲۸۰۰۰ م/ فٹ	۱۹۳۰۰۰	۴۰۰۰/- روپے

نوٹ: ہر کام کے لئے ایک ایک لاکھ روپے کی گرانٹ امسال ہے۔ اور اتنا کام تین ماہ کے اندر کرنا ہوگا۔ بقایا کام مزید گرانٹ ملنے پر کروایا جائے گا اور اس کی معیاد ایک لاکھ کا کام ۳ ماہ کے عرصہ کی نسبت سے مقرر کی جائے گی۔ ایک لاکھ سے زائد کام مزید تحریری حکم ملنے پر کرنا ہوگا۔

محمد فاضل

ایگزیکٹو انجینئر تریموں بیراج ڈویژن۔ ضلع جھنگ

(IPL 2044)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

لاہور ۸ ستمبر۔ ملک بھر میں یوم دفاع پاکستان نہایت اجلال و احترام سے منایا گیا۔ مختلف سیاسی سماجی اور مذہبی تنظیموں کے زیر اہتمام منعقدہ جلسوں میں جنگ ستمبر ۱۹۶۵ء کے شہداء اور غازیوں کو خراج تحسین و عقیدت پیش کیا گیا۔ عوام نے پاکستان کے استحکام کے لئے دعائیں مانگیں۔ قومی اخبارات نے اس موقع پر خصوصی ایڈیشن شائع کئے۔ اہم سرکاری اور نجی عمارات پر قومی پرچم لہرایا گیا۔ لاہور سرگودھا اور سیالکوٹ میں علی الترتیب ملک معراج خالد اور وزیر اعلیٰ پنجاب وزیر بلدیات میاں افتخار احمد تاری اور وزیر محنت میاں محمد افضل وٹو نے پرچم ہلال استقلال لہرائے اور عوام کو ۱۹۶۵ء کے جذبہ اور روح کو برقرار رکھنے اور فقید المثال نظم و ضبط اور اتحاد کا مظاہرہ کرنے کی تلقین کی۔

اسلام آباد ۸ ستمبر۔ قومی اسمبلی میں ان بہادروں کو خراج عقیدت ادا کیا گیا جنہوں نے ۱۹۶۵ء اور ۱۹۷۱ء کی جنگ میں اپنے وطن کی آزادی اور سربلندی کے لئے اپنی جانیں دیں۔ وزیر قانون میاں محمود علی قصوری نے کہا ۱۹۶۵ء اور ۱۹۷۱ء میں ہماری فوج نے نہایت شاندار طریق سے ملک کا دفاع کیا۔ ۱۹۷۱ء میں شکست کا باعث افسر اور نوجوان نہیں تھے بلکہ اس کے ذمہ دار وہ جرنیل تھے جنہوں نے سیاسی معاملات میں دلچسپی لینی شروع کر دی۔ اور وہ اس کے بالکل اہل نہ تھے۔ مولانا کوثر نیازی نے کہا بے شک ہمارے ہاتھ سے ملک کا ایک حصّہ نکل گیا ہے لیکن دوسرے ممالک کی طرح ہم بھی اتحاد اور محنت سے کام لیں تو اس شکست کے اثرات کو زائل کر کے ملک کو ترقی دے سکتے ہیں۔ اجلاس میں وزیر صحت۔ وزیر داخلہ ملک محمد اختر مسز نرگس نعیم اور سردار شوکت حیات (کونسل لیگ) نے بھی شہداء کو خراج عقیدت پیش کیا اور کہا کہ ہمیں یہ عہد کرنا چاہیئے کہ ہم شہداء کے خون کا بدلہ لیں گے اور ملک میں ۱۹۷۱ء کے واقعات کا تکرار نہ ہونے دیں گے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۷۵۲